ٹیلیفون نمبر ۲۵۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۹۶۱

پیام تعلیم

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا

پندرہ روزہ تعلیمی رسالہ

نرخنامہ چندہ

سالانہ عہ

ششماہی ۱۲؍

فی پرچہ ۸؍

نرخنامہ اشتہار

فی صفحہ ۱۰؍

نصف صفحہ ۵؍

چوتھائی صفحہ ۳؍

ایڈیٹر:۔ سعید انصاری بی اے (جامعہ)

جلد ۵	۷ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء	نمبر ۵

شذرات

خود کوزہ گرد خود گل کوزہ

اس وقت تک جامعہ کے متعلق بفضلہ تعالیٰ ملک میں نہایت اچھی رائے ہے اور اس کی تعلیم کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل وکرم سے اساتذہ بھی قابل اور قوم پرست جمع ہو گئے ہیں۔ لیکن خوف ہے کہ موجودہ حالات میں ہم جامعہ کا معیار تعلیم اتنا اچھا نہ رکھ سکینگے جتنا کہ اب تک رہا ہے یا جتنا آئندہ اور زیادہ کرنے کی آرزو ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جامعہ کی انتظامی جماعت میں سے ابتک کوئی سرسید پیدا نہیں ہوا جو بالکل جامعہ کا ہی ہو کر رہے، اور اس کے لئے سرمایہ کی فراہمی کا انتظام کرے۔ بیچارے اساتذہ دن بھر پڑھاتے ہیں، دارالاقامہ میں لڑکوں کی نگرانی کرتے ہیں، ان کی تعلیم وغیرہ کی دیکھ بھال اور انتظام کرتے ہیں اور جو وقت ملتا ہے اسمیں چندہ کی فراہمی کرتے ہیں۔ اب جامعہ بند ہے لیکن سوائے ان اساتذہ کے جن کے ہاں کوئی عزیز سخت بیمار ہے یا جو خود علیل ہیں اور کسی حکیم کے زیر علاج ہیں باقی تمام اساتذہ فراہمی سرمایہ کے لئے اطراف ملک میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ شیخ الجامعہ صاحب اور دیگر حضرات اپنی دھن میں سرگرداں ہیں، جب یہ تمام دقتیں معلموں کے ذمہ ہی رہیں گی تو تعلیم کی نگرانی اور خاطر خواہ انتظام کیسے ممکن ہوگا، اور آخر میں جو کے بیل کی طرح لگے رہنے سے قوئے جواب دیدینگے اور یہ گاڑی اس حالت میں قائم نہ رہ سکیگی۔ اندیشہ ہے کہ جس قومی امانت کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے اس کو مشکل سے قائم رکھا جا سکے گا۔ لیکن نہیں، جامعہ چلیگی اور ضرور چلیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ اس جماعت نے کیا رنگ اختیار کیا ہے اور آیا زمانۂ سلف کی یاد اس سے تازہ ہوتی ہے یا نہیں۔ ہم اگلے پرچے میں ان واقعات کا ذکر کریں گے جنسے ہمارے اس دعوے کی تصدیق ہوگی کہ ہم یا تو مٹ جائیں گے یا جامعہ کو چلا کر دکھائیں گے۔ وہ وقت دور نہیں جب یہ ثابت ہوگا کہ جس وقت مسلمانوں کی ایک قابل رشک جماعت اپنی قوم کی تعلیم کے لئے اپنی زندگی وقف کرکے انتہائی مصیبت میں مبتلا تھی اس وقت زبردست متمول مسلمان ان کی طرف سے منہ موڑے ہوئے تھے اور بعض مضحکہ انگیز انداز میں اس کی انتہائی بے بسی سے لطف اٹھا رہے تھے۔

کوائفِ جامعہ

پچھلے مہینہ جناب شیخ الجامعہ صاحب مدظلہ جامعہ کے چندہ کے لئے یو۔پی کے مشرقی اضلاع میں تشریف لیگئے تھے اور مولینا مسعود علی صاحب ندوی کی معیت میں اعظم گڈھ جونپور۔ الہ آباد۔ بنارس کا دورہ کیا تھا۔ مقام مسرت ہے کہ ان مقامات کے شرفاء و معززین نے ان معزز مہمانوں کی بہت اچھی طرح پذیرائی فرمائی۔ چندہ کی بھی معقول تعداد جمع ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ یہ حضرات دوسرے اضلاع کا بھی دورہ کرنیوالے تھے لیکن وقت کی تنگی اور دیگر اہم اور ضروری کاموں کی وجہ سے اسکو کسی دوسرے وقت پر اُٹھا رکھا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر مسلسل اور لگاتار جد وجہد کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی نہ ہو۔ مگر مشکل یہ ہے کہ تمام کاموں کا بار صرف ایک ہی شخص کے کاندھوں پر ہے۔ جناب شیخ الجامعہ کی ایک ہستی ہے جن کے ذمہ اگر ایک طرف تعلیمی و انتظامی امور کا انصرام ہے جو معمولی کام نہیں تو دوسری طرف ہر وقت اُن کو یہ فکر لگی رہتی ہے کہ کس طرح جامعہ کی حالت کو درست کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ بیک وقت کئی کام نہیں انجام دیئے جا سکتے۔ اس لئے قدم قدم پر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے دیگر محترم رہنمایان قوم بھی اس طرف توجہ فرمائیں، خوشگوار وعدوں کے ساتھ ساتھ کچھ عملی اقدام بھی ضروری ہے۔

ڈیڑھ دو مہینہ ہوگئے مولینا شفیق الرحمن صاحب قدوائی بمبئی تشریف لیگئے تھے تاکہ جامعہ کے چندہ کے لئے سندھ کے اضلاع کا دورہ کریں لیکن مولینا شوکت علی صاحب اپنی ضروری مشغولیتوں کی وجہ سے اس درجہ منہمک تھے کہ اتنے عرصہ تک یہ دورہ ملتوی رہا۔ اب خبر آئی ہے کہ عنقریب یہ وفد سندھ کے ارادہ سے بمبئی سے روانہ ہونے والا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ معزز برادران سندھ اپنے معزز مہمانوں کی بیش از بیش حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور جس مقصد سے وفد اُن کی خدمت میں روانہ ہو رہا ہے اُسے کامیاب بنانے کی انتہائی جد وجہد کریں گے۔

جامعہ خواتین ہند

(یعنی ہندوستان کی زنانہ یونیورسٹی)

سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر نواب مسعود یار جنگ بہادر کی تقریر

شریمتی نتھی بائی دامودر ٹھاکرسے جامعہ خواتین ہند پونہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر جو ۱۰ر جون کو منعقد ہوا تھا نواب مسعود یار جنگ سید راس مسعود صاحب نے مندرجہ ذیل افتتاحی تقریر فرمائی تھی۔

امیر جامعہ، ارکان مجلس جامعہ، خلیفہ جی، خواتین اور حاضرین کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اس سال کے جلسہ تقسیم اسناد میں افتتاحی تقریر کرنے کے لئے آپ نے مجھے مدعو فرما کر عزت بخشی۔ آپ کی جامعہ میں تین بڑی خصوصیات ہیں جن کے جمع ہو جانے سے یہ جامعہ ہندوستان کی تعلیمی ادارت میں عدیم المثال ہو جاتی ہے۔ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا مقصد اہل ملک کی اُس صنف کو تعلیم دینا ہے جس کی قدرت میں، اور صرف اُسی کی قدرت میں یہ امر ودیعت ہوا ہے کہ ہماری آئندہ نسلوں میں خصائل نیک کی افتاد ڈالے۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ جامعہ ہمارے اہل وطن کی اُس مخصوص جانفشانی کا ایک نادر نتیجہ ہے کہ تعلیم کو قومی بنیاد پر قائم کیا جائے اور اسی بنیاد کو واقعی ایک عاقلانہ بنیاد کہہ سکتے ہیں۔

حیدرآباد میں بھی جہاں سے میں حاضر ہوا ہوں اسی قسم کی کوشش کیگئی ہے یعنی تعلیم کو مستحکم بنیاد پر قائم کرنے کے لئے ایک جامعہ قائم ہوئی ہے جسمیں تمام علمی مضامین ہندوستان کی نہایت باوقعت زبانوں میں سے ایک زبان میں سکھائے جاتے ہیں اور میں اس امر کو محسوس کرتا ہوں کہ آج آپ سے خطاب کرنے میں میں ایک ایسی جامعہ سے خطاب کرتا ہوں جو ہر اعتبار سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کی حقیقی بہن ہے۔

خواتین اور صاحبان! شاید آپ اس بات کو دلچسپی سے سنیں گے کہ میری زندگی میں ایک وقت ایسا تھا کہ آج کل کے ہم وطنوں کی طرح مجھ میں بھی اس بات کو باور کرنیکی عادت موجود تھی کہ ہمارے ملک کی کسی زبان میں زمانہ حال کے علمی خیالات کو صفائی و سلاست سے ادا کرنے کی قابلیت نہیں ہے۔ اور اس بنا پر انگریزی زبان کو ذریعہ

(۳) ازمنۂ متوسطہ کا ہندی اسلامی تمدن۔

(۴) ہندوستانی قومیت اور سیاست کا نشوونما۔

کتب مطالعہ:- ۱۔ تاریخ ہند لالہ لاجپت رائے۔

۲۔ تاریخ ہند قدیم۔ پانیکار۔

۳۔ بدھ مت۔ شیو نراین نسیم۔

۴۔ تاریخ ہند۔ سید ہاشمی فریدآبادی (انٹرمیڈیٹ کے لئے)

۵۔ اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر (مولانا شبلی)

6. V. A. Smith:- Oxford History of India.

7. Rapson:- Ancient India.

8. Lanepool:- Medieval India.

9. Ishwari Pd.:- Medieval India.

10. Lyall:- British India

11. Frasea:- Do Do

12. Roberts:- Do Do

نوٹ ۱۔ بی اختیاری مضامین (جن کا ذکر دستور العمل میں ہے) کا نصاب تعلیم شیخ الجامعہ صاحب سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ ۲۔ ثانوی پنجم کا امتحان جامعہ (یونیورسٹی) کی طرف سے ہوگا جسے "جامعہ میٹرک" کہا جائے گا۔ اس کا معیار دیگر ہندوستانی یونیورسٹیوں کی تعلیم انٹرمیڈیٹ سے قدرے قائم ہوگا۔

ضمیمہ نصاب تعلیم

ہندو طلبا کو بجائے اسلامیات کے ذیل کا نصاب پڑھایا جائے گا۔

منزل ابتدائی

جماعت اول و دوم

धर्म शास्त्र

सनातन धर्म शिक्षा व आर्य धर्म शिक्षावली प्रथम भाग, संध्या मे शुद्धि के मंत्र कण्ठस्थ कराना व उनके अर्थ बताना।

आसन का अभ्यास और प्रातः काल व सायं काल में संध्या व भजन॥

جماعت سوم

धर्म शास्त्र

आर्य धर्म शिक्षावली द्वितीय भाग आचमन मंत्र। अर्थ सहित संध्या भजन आसन आदि॥

جماعت چہارم

धर्म शास्त्र

आर्य धर्म शिक्षावली ब्रह्म यज्ञ का सिद्धान्त संध्या के शेष मंत्र। संध्या भजन आसन आदि॥

संस्कृत

संस्कृत पाठ्य पुस्तक पहला भाग (इलाहाबाद यूनीवर्सिटी सिलैक्शन)

جماعت پنجم

धर्म शास्त्र

बाल मनुस्मृति। देव यज्ञ व पितृ यज्ञ के सिद्धान्त। संध्या। भजन। आसन आदि॥

संस्कृत

संस्कृत पाठ्य पुस्तक द्वितीय भाग॥ (इलाहाबाद यूनीवर्स्टि सिलैक्शन)

جماعت ششم

धर्म शास्त्र

(कलकत्ता यूनीवर्सिटी सिलैक्शन)
संस्कृत की दूसरी पुस्तक
(आर० जी० भंडारकर)

ثانوی سوم

धर्म शास्त्र
गीता के शेष अध्याय।
रोमेश चन्द्र दत का "सभ्यता का प्राचीन इतिहास" २ भाग।
सत्यार्थ प्रकाश पूर्वार्धी॥

संस्कृत
प्रवेशका पहिला और दूसरा भाग।
(कलकत्ता यूनीवर्सिटी सिलैक्शन)
संस्कृत की पहिली और दूसरी पुस्तक
(आर० जी० भंडारकर)

ثانوی چہارم

धर्म शास्त्र
गीता के शेष ६ अध्याय
रमचन्द्र दत का "सभ्यता का प्राचीन इतिहास" २ भाग॥
सत्यार्थ प्रकाश॥

संस्कृत
प्रवेशका का पहिला और दूसरा भाग।
संस्कृत की पहिली और दूसरी पुस्तक
(आर० जी० भंडारकर)

ثانوی پنجم

धर्म शास्त्र
बाल महाभारत। चरित्र गठन व मनोबल भूत यज्ञ व मनुष यज्ञ के सिद्धान्त संध्या भजन व आसन आदि॥

संस्कृत
संस्कृत प्रवेशका (हिन्दी पुस्तक एजेन्सी कलकत्ता)
संस्कृत की प्रथम पुस्तक
(आर० जी० भंडारकर)

منزل ثانوی

ثانوی اوّل

धर्म शास्त्र
अयोध्या काण्ड (तुलसीकृत रामायण)
सामान्य कर्तव्य। भजन व आसन और नियम व्याख्या सहित॥

संस्कृत
संस्कृत शिक्षा द्वितीय भाग (ईश्वर चंद्र विद्या सागर)
संस्कृत की पहिली पुस्तक
(आर० जी० भंडारकर)

ثانوی دوم

धर्म शास्त्र
गीता के शेष १० अध्याय। भारत भारती संध्या भजन आसन आदि ध्यान का सिखाना योगशास्त्रानुसार॥

संस्कृत
संस्कृत प्रवेशका पहिला भाग

प्रवेशिका

तुलसीदासकृत रामायण (रामेश्वर भट्ट टीका)

बालकांड (दोहा:- "तुम माया भगवान शिव" तक)

An advanced Text Book of Hinduism (Issued by Central Hindu College, Benares)

संस्कृत

हितोपदेश समस्त

शकुन्तला नाटक समस्त

(२) अनुवाद

درجہ ہائے ابتدائی (پرائمری) اور سند معمولی وسند امتیازی کے نصاب علیحدہ درخواست کرنے پر دفتر شیخ الجامعہ صاحب سے مل سکتے ہیں۔

مکتوب امریکہ

جزیرہ ٹرینیڈاڈ کے دلچسپ حالات

(گذشتہ سے پیوستہ)

کوسل ہے۔ چھوٹا نیو یارک میں عیاشی کرتا ہے۔ اور ان کے مرنے کا منتظر۔ بڑا لڑکا بت بجھا ہے۔ یورپ امریکہ سب جگہ پھر آیا ہے۔ مگر ان حضرت کو اس کے علاج اور آرام کا کوئی خاص خیال نہیں۔ پورٹ آف اسپین سے چار میل پر آپ کا مکان ہے۔ مگر کار نہیں رکھتے۔ ٹریموے میں سفر کرتے ہیں۔ بڑا لڑکا غنی کا کلاس فیلو ہے۔ ایک دن میں غنی اور افضل گئے۔ بہت دیر تک بیٹھے رہے۔ آپ نے بڑے زور سے دعوت دی۔ اور وعدہ لیا۔ کہ ضرور آئیں گے۔ مگر مجھے ان کا مکان قبرستان تو خیر کیا بھولی بھٹیاری[1] کا محل معلوم ہوتا ہے۔ چھت میں جالے۔ پرانے دقیانوسی دروازے۔ ہاں یاد آیا۔ سارے مکان میں عورت کوئی نہیں۔ بیوی فوت ہو چکی ہیں۔ لوگ ان کے بخل کے شاکی تھے۔ انھوں نے کفارہ میں حج کا قصد کیا۔ دونوں لڑکے کو ساتھ لیا۔ یہاں سے مکہ مدینہ کا سفر۔ اللہ تیری پناہ۔ اور گرمی۔ سمندر خراب۔ جب واپس آئے۔ تو پہچان نہیں پڑتے تھے۔ رنگ اور بھی شوخ ہو گیا تھا۔ اور حضرت یوں معلوم ہوتے تھے۔ جیسے سیلاب کے دنوں میں جوہڑ کھلتے ہیں۔ رنگت تو میں نے بھی دسمبر میں دیکھی تھی۔ ابھی تک تیزی کم نہیں ہوئی تھی۔ مگر دوسری تشبیہ افضل کی ہے۔

مکانات کی وضع قطع

غنی کے والد مسٹر عبد الغنی کے اصرار سے سینٹ جیمز میں جو پورٹ آف اسپین کے ساتھ شہر سے کی ذرا لمحق ہے۔ ایک مسجد بنوائی ہے۔ مسجد کا نقشہ ایک انگریز انجینیر سے تیار کروایا گیا اور دروا

---

[1] "بھولی بھٹیاری" ایک پرانی ٹوٹی پھوٹی عمارت ہے جو فیروز آباد کے قریب بہاڑی پر واقع ہے۔ اس کی اصلیت لوگ یہ بتاتے ہیں کہ کسی زمانہ میں یہ بھولی بھٹیاری کا محل تھا جو سب کچھ اب بھولی بھٹیاری کہلاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

جدت ملاحظہ ہوا۔) اس نے ڈھانچہ اور نمونہ سینٹ پال گرجا ([illegible]) کا رکھا ہے - ایک گنبد ہے - اور نمونہ میں اسی بناوٹ کا - چاروں کونوں پر چھوٹی چھوٹی تین تین فٹ کی برجیاں محض مفقود - کل عمارت ایک مربع شکل کی - بنانے والے کے متعلق اصرار تھا - کہ کوئی ہندوستانی کاریگر ہو - وہ کون رام پرشاد - اب اس کے باوا جان نے کبھی مسجد بنوائی ہو - تو اسے معلوم ہو - اچھی خاصی فراخ ہے - اور تعجب ہے کہ انھوں نے اس تخیل کو خوب نبھایا ہے - رسم افتتاح کی دعوت میرے پاس بھی آئی تھی - مگر اس روز بارش اتنی تھی - کہ ہم لوگ نہ جا سکے -

سان فرنانڈو میں دو مسجدیں ہیں اور دونوں احتجاج مجسم ہیں - مینار نصف میں چھوڑ دیے گئے ہیں - غنی کا خیال ہے - کہ یہاں کا طرز تعمیر ہے - مینار کبھی اونچے نہیں بنائے جاتے - اور اگر بنیاد بڑے مینار کی رکھی جائے - تو ختم نہیں کئے جاتے ادھا مینار - بغیر گولائی کے - لوہے کی لمبی لمبی سلاخیں لگی ہوئی - اس میں حسن زیادہ ہوتا ہے -

اچھا تو وہ مسجدوں میں ایک مسجد آزاد خیالوں کی، اور ایک قدامت پسندوں کی مجھے تو پہلے مقلد غیر مقلد کا شبہ ہوا تھا - مگر شکر ہے - وہ نہیں ہے -

مسجدیں اور باہر کے قصبوں میں بھی ہیں - ایک بہت بڑی مسجد [illegible]) میں ہے - میاں عبد العزیز میاں ایک بہت روشن خیال مسلمان رہتے تھے - انھی کی ہمت ہے - وہ پچھلے سال فوت ہو گئے - یہاں کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ باخبر اور مذہب کا صحیح مفہوم وہ سمجھتے تھے - ان کے ہاں سے مجھے دعوت آئی تھی - ان کے داماد ہی داماد ہیں - ایک داماد صاحب نے موٹر بھجوائی تھی - وہاں کوئی جلسہ بھی تھا - مجھ سے تقریر کی فرمائش ہوئی - مگر میں نے ٹال دیا - اور کہا کہ طالبعلم ہوں - مبادا کچھ کہہ بیٹھوں اور میری تعلیم میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو - اس سے قبل ایک طالب علم ([illegible]) بمبئی کے آئے تھے - انھوں نے تقریر نہیں کی - مگر ارادہ ظاہر کیا - اور چند کلمات غیر محتاط طور پر ان کی زبان سے نکل گئے - دوسرے روز آپ کو لندن کا سکنڈ کلاس کا کرایہ دیدیا گیا -

معاشرتی حالات

جب سے آیا ہوں - دو جنازوں اور تین شادیوں میں شریک ہوا ہوں - جنازے کی رسم تو وہی پرانی چلی آتی ہے - اس میں کوئی جدت نہیں ہوئی - شادیوں کے متعلق تفصیل سے لکھتا ہوں - سب سے پہلے جس شادی میں شریک ہوا - وہ غنی کی بہن کی لڑکی کی تھی - مہمان ۹ بجے بلائے گئے تھے - یعنی ناشتہ کرنے کے فوراً بعد - میں - غنی اور افضل پہنچے - اور لوگ بھی کافی آئے ہوئے تھے - متعارف ہوئے - ہمارے ہندوستانی ہونے پر فخر اور اس سرزمین کو قدوم میمنت لزوم سے مشرف کرنے پر شکریہ - مگر مطلب کی بات غائب - کھانے کے کوئی آثار ہی نظر نہیں آتے - ایک بج گیا - خدا خدا کر کے ۲ بجے - اور ایک صاحب نے اطلاع دی - کہ بس آ رہی رہا ہے - کوئی پانچ منٹ کی دیر ہے - اس دوران میں ایک صاحب زنانے سے برآمد ہوئے اور کہنے لگے کیوں صاحب کیا خیال ہے - نکاح خوانی کھانے کے بعد ہو یا پہلے - یہ - ان حضرت سے کوئی پوچھے - یہ صبح سے کیا نکاح کھانے کے وقت پر ہی اٹھا رکھا گیا تھا - مولوی صاحب (جو گجراتی ہیں) نے جرأت سے کام لیا - (غالباً ان کی حالت بہت نازک ہو چکی تھی) - اور کہا - صاحب " اب کھانا تیار کیجیے - نکاح بعد میں ہوتے رہے گا " بہت سے لوگوں نے مولوی صاحب کو بڑے تشکر کی نظر سے دیکھا - اب کھانا کھانے کی تیاریاں شروع ہوئیں - مولوی صاحب نے داڑھی پر ہاتھ پھیرا کھنکارے - پان کا بقیہ حصہ کھڑکی سے باہر پھینکا - مگر . . . لاحول ولا قوۃ - معلوم ہوا - ابھی میزیں ٹھیک ہوئی ہیں - دسترخوان بچھے گا - کھانا لگے گا - مگر تیار ہے - بالکل نکل چکا ہے - " مولوی صاحب نے نہایت مایوسانہ انداز میں کہا - " تو نکاح ہی پڑھ لیا جاتا " " نہیں صاحب - اب بعد میں ہی " " کوئی آدھ گھنٹہ کی دیر ہوگی ؟ " " جی ہاں کچھ یوں ہی سی " " تو بس اتنی دیر میں نکاح ہو جائے گا - مجھے پانچ بجے کی گاڑی سے جانا ہے "

نکاح کی تیاری ہوئی - زنانے میں خاص مہمانوں کو بلایا گیا - سامنے پلنگ پر دولہا میاں کمبل اوڑھے پڑے ہیں - نہایت بے ساختہ پن سے کانپ رہے ہیں - اور دو آدمی دبائے ہوئے ہیں - یا اللہ - تیرا فضل - معلوم ہوتا ہے اس بیچارے کو ڈر سے بخار آ گیا - مولوی صاحب کرسی کھسکا کر قریب ہو بیٹھے - اور نکاح شروع ہوا - اب مولوی صاحب نے کس نئے طریقے سے نکاح پڑھایا - یہ تفصیل طلب ہے - اور تم پریشان ہو گے - اخیر میں خطبہ ان کا تھا - وہ بہت مختصر - چار سطریں ایک پرانی کتاب سے پڑھیں - دعا مانگی - اور ختم کیا - مگر دولہا والوں میں ایک صاحب عزیز میاں ہیں - وہ اس سے پہلے بھی بہت سی نکاح کی رسمیں بھگت چکے ہیں - ان کو یہ نکاح کچا نظر آیا - اور انھوں نے فرمایا - کہ مولوی صاحب نکاح درست نہیں ہے - میں نے عمر بھر میں اتنا چھوٹا

خطبہ کبھی سنا ہی نہیں۔ مولیصاحب نے کہا۔ نکاح کا خطبہ تو اتنا ہی بڑا ہوتا ہے۔ مگر اگر آپ کہیں۔ تو میں لمبا کردوں۔

ہم لوگوں سے مشورہ پوچھا گیا۔ اور نکاح کو کافی سمجھ کر ختم کردیا گیا۔

اب خرمے بٹنے شروع ہوئے۔ پردہ مسلمانوں میں نہیں ہے۔ بس آپ کے قیاس پر چھوڑتا ہوں۔ کھانے کی تفصیل۔ گانا۔ بجانا۔ یہ سب چھوڑتا ہوں

دوسری شادی مسٹر لکی (Mr. Lucky) کی لڑکی کی تھی۔ انکا اصل نام لکھی یا لکھو ہوگا۔ عیسائی ہوگئے ہیں۔ بہت بڑی جائداد ہے۔ اور شادی بہت اچھے پیمانے پر کی۔ دعوتی رقعے بھیجے۔ مگر میرے خود تشریف لائے۔ اور اصرار سے بلایا ہندوستان کی پیدائش ہے۔ اور اس سے بہت محبت ہے۔ بہت دیر تک باتیں کرتے رہے۔ اپنا موٹر بھجوایا۔ تقریب کے بعد کلیسا سے روانگی کے وقت کوئی پچاس ساٹھ موٹریں نہایت عمدہ قسم کی تھیں کھانا انگریزی اور ہندوستانی ملا جلا۔ اور بہت عمدہ۔ رسمیں آدھی انگریزی آدھی ہندی۔ دولہا چھوٹے ٹائیر کی طرح تھے۔ خوشی سے باچھیں کھلی جاتی تھیں۔ بیگم صاحبہ کا رنگ دبی تھا۔ بال کٹے ہوئے مگر ناک نقشہ اچھا تھا۔

تیسری شادی شاہ محمد خاں خسرو[1] کے لڑکے کی تھی۔ ان کا نام حاکم خاں ہے۔ بہت موٹا تازہ اور لڑائی جھگڑے پر آمادہ۔ چار پانچ بڑی بڑی موٹریں (buses) ہیں۔ کچھ زمین ہے۔ مکان ہیں۔ یہ پورٹ آف اسپین سے چار میل پر رہتے ہیں ہم لوگوں کو شادی سے ایک دن قبل خاص طور پر مدعو کیا تھا۔ افضل اور غنی قریب ہی تھے۔ میں۔ اور امجد۔ یوسف اور مجھن یہاں سے گئے تھے۔ خوب دلچسپی رہی۔ بہت سے بکرے ذبح کئے تھے۔ کھانے کا کوئی وقت متعین نہیں جب جی چاہتا تھا۔ لوگ آتے تھے اور کھاتے تھے۔ اس میں دو درجے تھے۔ (۱) معزز مہمان اور (۲) عوام۔

سارے جزیرے کے ہندوستانی گویئے جمع کئے گئے تھے۔ موسیقی۔ اول تو وہ ٹھمری ہمارے یہاں کی۔ اور پھر وہ یہاں پہنچکر۔ لاحول ولاقوۃ۔ گاتے ہیں اردو کی غزلیں۔ تلفظ گندہ۔ مذاق بدمذاقی۔ خود ایک لفظ نہیں سمجھتے۔ خسرو صاحب کا اصرار تھا۔ کہ ہم لوگ قریب بیٹھیں اور توجہ سے سنیں۔ تھوڑی دیر ہم نے یہ عذاب برداشت کیا۔ اور عذر کر کے خواب گاہ پر چلے گئے۔ دوسرے دن بارات میں شامل ہوئے۔ اتنی ہماہمی، شوروغل، بس بس۔ یہ تفصیل نہ اختصار اور کون سی بات رہ گئی ہے۔

ہاں۔ مکان سب لکڑی کے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ موسم ہمیشہ معتدل رہتا ہے۔ اس لئے بہت آرام دہ ہیں۔ وضع بیشتر انگریزی۔

بود و باش اور طرز رہائش سب انگریزی ہوگیا ہے۔ ہندوستان کی چارپائی کہیں نظر نہیں آتی۔ انگریزی وضع کے لوہے یا لکڑی کے پلنگ۔ سارا سال مچھر دانی لگا کر سونا پڑتا ہے۔

ایک دن میں اور مجھن ٹہلتے ہوئے مچھلی کے بازار میں جا نکلے۔ بہت قسم کی مچھلیاں تھیں۔ چھوٹی شارک (Shark) بھی تھی۔ حبشی اس کو رغبت سے کھاتے ہیں۔ میں نے کہا۔ معلوم نہیں۔ کیا ذائقہ ہوتا ہے۔ مگر جی چاہتا ہے۔ ایک دفعہ کھا دیکھوں۔ یہ بات آئی گئی ہوگئی۔ مجھن نے خاموشی سے نوکر کے ہاتھ گھر بھجوادی۔ شام کو کھانے میں موجود۔

جی نہیں چاہتا تھا۔ مگر چونکہ ہماری فرمائش کی تعمیل کی گئی تھی۔ کھانا پڑی۔ ذائقہ میں کوئی خاص بات نہیں۔ حبشی کہتے ہیں۔ قوت کے لئے بہت اچھی ہے۔

کھانے کی شارک بڑی نہیں ہوتی چھوٹے بچے پکڑتے ہیں۔ ہمارا ارادہ شکار کے لئے جانے کا ہوا تھا۔ مگر روز مقررہ پر سمندر بہت خراب تھا۔ ملتوی ہوگیا۔ اس کے بعد موقع نہیں ملا۔

لکھنے میں میں نے کسی ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا۔ جو ذہن میں آگیا۔ لکھتا گیا۔ اگرچہ بہت کچھ اور لکھا جا سکتا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ پہلی قسط کے خیال سے کافی ہے۔

[1] یہ جامعہ میں ایک مدراسی طالب علم تھے جن کا رنگ سیاہ اور قد بہت پست تھا۔ دو سال ہوئے جامعہ ہی میں انتقال کر گئے۔ (ایڈیٹر)

معذرت

چند غیر معمولی وجوہ کی بنا پر رسالہ کی اس اشاعت میں ہمیشہ روز کی دیر ہوگئی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین کرام از راہ کرم فرمائی معاف کریں

منیجر

رفتار تعلیم

مدراس میں ایک اور یونیورسٹی

مزید عطیات

سر اناملی چٹیار کے ۲۰ لاکھ کے عطیہ کی اطلاع اخبارات میں آچکی ہے جسے حکومت مدراس نے قبول کرلیا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ یہ بیس لاکھ نقد کا عطیہ ۲۰ لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ اناملی نگر میں ایک دعوت کے دوران میں سرکاری اور غیر سرکاری حاضرین نے سر چٹیار کی درازی عمر اور خوشحالی اور یونیورسٹی کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ مجوزہ یونیورسٹی چدمبارم میں میناکشی کے نام سے موسوم ہوگی۔ کونسل صوبہ کے آئندہ اجلاس میں نئی یونیورسٹی مذکور کے لئے مسودہ قانون پیش ہوگا۔ سر اناملی چٹیار کے نئے یونیورسٹی سے دوسرے کالجوں کے الحاق کی غرض سے مزید عطیات دینے کا وعدہ کیا ہے۔ حکومت مدراس کی طرف سے بیس لاکھ نقد مستقل سرمایہ کے لئے، ساٹھ لاکھ تعمیرات کے لئے اور ڈیڑھ لاکھ سالانہ اخراجات کے لئے مستقل امداد دی گئی ہے۔

مذہبی تعلیم کا اجرار

بمبئی یونیورسٹی کا فیصلہ

بمبئی یونیورسٹی کے سینٹ کے جلسہ میں اس مضمون کی ایک قرارداد پیش ہوئی کہ تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر ہوا ہے جو اس امر پر غور کرکے اپنی سفارش پیش کرے گی کہ سرکاری اور نیم سرکاری تعلیمگاہوں کے نصاب میں مذہبی تعلیم کا اجرار کہاں تک ممکن ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ میں ایک اور قرارداد بھی منظور ہوئی جس کی رو سے یونیورسٹی کی طرف سے ایک دائرۃ الاشاعۃ قائم ہوگا جس میں یونیورسٹی کا ایک سہ ماہی رسالہ شائع ہوا کرے گا۔ نیز پوسٹ گریجویٹ طلبا کی تحقیقات، درسی کتابیں اور لکچر بھی چھپا کرینگے۔ اس شعبہ کے لئے دس ہزار روپئے سالانہ کی امداد منظور کیگئی ہے۔

طلبہ اور سیاسیات

پنجاب کے سرکاری کالجوں کا فیصلہ

سٹریبون: لاہور مطلع ہے کہ پنجاب کے سرکاری کالجوں میں داخل ہونے والے طلبہ سے ایک معاہدہ پر دستخط لئے جائیں گے کہ جب تک وہ کالج میں زیر تعلیم رہیں سیاسیات میں حصہ نہ لیں۔

آل انڈیا اورینٹل کانفرنس

میسور یونیورسٹی کا عطیہ

میسور یونیورسٹی نے آل انڈیا اورینٹل کانفرنس کے لئے جس کا اجلاس ۱۸ نومبر ۱۹۳۶ء سے ۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء تک لاہور میں منعقد ہوگا پانچسو روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

ایک ہندو خاتون کی ہمت مردانہ

کنیا مہاودیالہ جالندھر کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کرنیکا تہیہ

ایک باہمت خاتون دشنو دیوی نے کنیا مہاودیالہ جالندھر کی مالی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے اس بات کا تہیہ کرلیا ہے کہ وہ اس آشرم کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کرینگی۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ نے ایک وفد تیار کیا ہے جو فراہمی چندہ کی کوشش کرے گا۔

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کے قواعد وضوابط

مسٹر ولز کی رپورٹ

مسٹر ولز جنہیں علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کے عارضی قواعد وضوابط تیار کرنیکے لئے لارڈ ریکڈ وائسرائے نے علیگڈھ بھیجا تھا یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو اپنی رپورٹ پیش کرکے علیگڈھ سے واپس چلے گئے ہیں۔ مسٹر ولز کی پیش کردہ اسکیم کے مطابق آئندہ سے انٹرمیڈیٹ کالج اور ہائی اسکول کے امتحانات مسلم یونیورسٹی کے زیر انتظام نہ ہونگے بلکہ ان کا انتظام الہ آباد کی ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ بورڈ کے ماتحت ہوگا۔

ترکی طالبات کی اوڑھنی

انقرہ سے استنبول کے اخبار "وقت" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ وزیر تعلیم اس وقت ایک جدید مسودہ قانون پر غور کررہے ہیں جسکی رو سے اعلیٰ اور ثانوی تعلیم حاصل کرنیوالی لڑکیوں کو ایک ایسا یونیفارم پہننا ہوگا جس میں سر پر ایک ریشمی ٹوپی ہوگی جو تمام سر کو چھپائے ہوگی اور جس کا پچھلا حصہ چادر کی شکل میں کمر کے نیچے تک لٹکتا ہوگا۔

بچوں کے صفحے

پڑھائی میں باقاعدگی

حمید اور وحید دونوں ایک جگہ کے رہنے والے اور کچھ دور کے عزیز تھے اور کوئی دو مہینے سے میرے گھر میں آ گئے تھے۔ امتحان سے پہلے حمید سارے دن اور ساری رات پڑھا کرتا تھا لیکن وحید چار گھنٹے سے زیادہ کبھی نہ پڑھتا تھا اور جب امتحان شروع ہو گیا تو حمید نے پڑھائی اور زیادہ کر دی لیکن وحید نے اب پڑھنا بالکل بند کر دیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ حمید وحید سے اچھے نمبروں پر پاس ہوگا۔

امتحان ختم ہو گیا۔ جن لڑکوں نے اچھے پرچے کئے تھے وہ خوش اور جنہوں نے بُرے کئے تھے وہ رنجیدہ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ یہ زمانہ بھی خوب تھا ایک دوسرے کے پتے لکھے جا رہے تھے خط لکھنے کے وعدے لئے جا رہے تھے دوست آپس میں گلے ملتے اور با چشم نم ایک دوسرے سے جدا ہوتے تھے۔ چند ہی دن میں پورا بورڈنگ ہوس خالی ہو گیا صرف نویں درجے اور فرسٹ ایر کے رہ گئے۔ سب سے آخر میں حمید اور وحید رخصت ہوئے۔ میں اُن کو ریل پر سوار کرانے گیا واپسی پر اس زور کی آندھی آئی کہ بڑے بڑے درخت جو ۱۰۰ آدمی سے بھی ٹس سے مس نہ ہو سکتے تھے، خوب جھوم رہے تھے۔ بڑی مشکل سے میں کمرے پر پہنچا۔ اول تو مجھکو حمید اور وحید کے جانے کا رنج تھا دوسرے یہاں آ کر دیکھا تو کمرے کی ہر ایک چیز پر گرد کی تہ جمی ہوئی ہے جس سے طبیعت بہت مکدر ہوئی۔ میں نے نوکر کو آواز دی اور اس سے کہا کہ کمرے کی سب چیزیں نکالکر صاف کر دے اور دری اٹھا کر جھاڑ دے اور خود میں ایک کرسی نکالکر باہر بیٹھ گیا۔

ابھی مجھکو بیٹھے ہوئے ۱۰ منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ نوکر نے دو سرخ رنگ کی چھوٹی چھوٹی کتابیں لا کر دیں جو اس نے دری کے نیچے پائی تھیں۔ میں نے انہیں کھولا تو معلوم ہوا کہ یہ حمید اور وحید کی ڈائریاں ہیں۔ میں نے انکو پڑھنا شروع کیا اور مجھکو ان میں اتنی دلچسپی ہوئی کہ جب تک دونوں کو ختم نہ کر لیا اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے مجھکو معلوم ہوا کہ باوجود اتنا کم پڑھنے کے وحید کیوں حمید سے زیادہ ہوشیار تھا۔

میں نے ان ڈائریوں کو کئی بار پڑھا اور اس کے بعد ان کی مدد سے ان دونوں کے اس سشن کے حالات لکھے جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

وحید	حمید
اکتوبر	
وحید صاحب ۳۰ ستمبر ہی کو کالج پہنچ گئے اور سب سے پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ یہ تھا کہ شہر جا کر اپنی تمام کتابیں خرید لائے اور باقاعدہ کالج جانا شروع کر دیا اور اپنے کورس کے متعلق کتابیں لائبریری سے لیکر پڑھنا شروع کر دیں۔	حمید صاحب ۱۷ اکتوبر کو کالج پہنچے۔ ابھی پڑھائی کا تو کیا ذکر آپ نے کتابیں بھی نہ خریدیں کیونکہ شروع سال تھا یہ مہینہ انہوں نے اپنے دوستوں سے چھٹیوں کے حالات پوچھنے اور گپ شپ میں کاٹا (کالج کے گھنٹے بھی اکثر ہضم کر جایا کرتے تھے)۔
نومبر	
وحید صاحب نے پہلی نومبر ہی سے دو گھنٹے رات کو اور ایک گھنٹہ صبح کو پڑھنا شروع کر دیا۔ اپنی non-detailed کتابوں میں سے ایک ختم کر دی۔ کبھی کبھی detailed بھی کسی کو دکھا دیتے تھے۔ کھیل سے بھی غافل نہ تھے۔ شام کے دو گھنٹے کھیل میں صرف کرتے تھے۔	حمید صاحب کو اب اپنی کتابوں کا خیال آیا لیکن جو روپیہ انکے والد نے کتابیں خریدنے کے لئے دیا تھا وہ سب دوسرے کاموں میں خرچ ہو چکا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ امتحان میں تو ابھی پانچ مہینے باقی ہیں اس خیال سے پڑھائی کی طرف بالکل توجہ نہ کی اور یہ مہینہ بھی یوں ہی ضائع کر دیا۔
دسمبر	
وحید صاحب نے دسمبر میں اپنی پڑھائی ۳ گھنٹے سے ۴ گھنٹے کر دی۔ علمی مباحثوں میں بھی حصہ لینا شروع کیا اپنی تمام non-detailed کتابیں پڑھ کر ختم کر دی ہیں۔ جو کچھ جماعت میں پڑھایا جاتا یہ کمرے پر آکر خود اس کو دہرا لیتے۔ اس طرح ہر مضمون ساتھ ساتھ یاد ہو جاتا تھا۔ سب استاد ان سے بہت خوش تھے۔ اگرچہ ان کے اس قدر جلد پڑھائی شروع کر دینے سے اکثر بیوقوف لڑکے ان کا مذاق اڑاتے تھے لیکن یہ انکے مذاق کی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے اور	حمید صاحب نے پچھلے دو مہینے بالکل ضائع کر دئے تھے اس لئے آپ ماہانہ امتحان میں فیل ہو گئے۔ جب استاد صاحبان نے سرزنش کی تو آپ کو پڑھنے کا خیال آیا لیکن کچھ کتابیں تو آپ نے خریدی ہی نہیں تھیں اور جو تھیں وہ اب تک کھولکر بھی نہیں دیکھی تھیں۔ ایک دن آپکو پڑھنے کا خیال آیا تو آپ نے ایک کتاب کو پڑھنا شروع کیا لیکن وہ آپ کی سمجھ میں نہ آئی اور سمجھ میں تو جب آتی کہ وہ اپنی جماعت میں حاضر ہوتے رہتے۔ آپ نے اس دن سے کسی کتاب کو چھونے کی قسم کھالی اور پڑھے

حمید

دن کی چھٹیوں میں اپنے گھر چلے گئے اور عقلمندی یہ کی کہ کوئی کتاب ساتھ نہ لے گئے۔

وحید

روزانہ اپنے مقررہ وقت پر پڑھا کرتے۔ جب دسمبر میں گھر گئے تو اپنی کتابیں بھی ساتھ لیتے گئے۔

جنوری

حمید

حمید صاحب ۵ جنوری کو اپنے گھر سے لوٹے۔ اپنے ساتھ جو روپے لائے تھے ان سے اب کچھ کتابیں خریدیں لیکن بیوقوفی یہ کی کہ ہر کتاب کے ساتھ اسکی شرحیں بھی خرید لیں جو انکی حماقت کی انتہا تھی۔ اگرچہ خریدنے کو آپ نے سب کتابیں خرید لیں لیکن ان شرحوں کے بل بوتے پر کچھ پڑھا نہیں۔ سوچا کہ اب کیا ہے جب چاہیں گے ان کتابوں کو نوٹوں کی مدد سے یاد کریں گے۔

وحید

وحید کالج کھلتے ہی آ گئے۔ انہوں نے چھٹیوں میں گھر جا کر بھی چار گھنٹے روزانہ پڑھنا نہ چھوڑا۔ یہاں آ کر بھی انہوں نے اسی طرح باقاعدہ مطالعہ جاری رکھا۔ کبھی کبھی کسی لائق استاد کے پاس گھنٹے آدھ گھنٹے کے لئے ہو آیا کرتے تھے جس سے ان کی قابلیت میں بہت اضافہ ہوا۔ انکو دیکھکر ہوسٹل کے دو تین لڑکوں کو بھی شوق پیدا ہوا انہیں یہ پڑھا دیا کرتے تھے۔

فروری

حمید

فروری کا مہینہ تو آپ جانتے ہی ہیں کیوں علی گڑھ میں مشہور ہے کیونکہ اس مہینے میں نمائش ہوتی ہے اور کالج کے لڑکوں کو سال بھر میں ان دس دنوں کیلئے تھیٹر سینما وغیرہ سب کچھ دیکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ حمید صاحب نے جی بھر کر نمائش کی سیر کی۔ رات کو تھیٹر اور سینما دیکھتے صبح کے دس بجے سو کر اٹھتے اور تمام دن ایکٹروں کے کمالات کا تذکرہ کرتے اس مہینے میں اپنے کتابوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھی۔

وحید

نمائش آئی اور چلی گئی لیکن وحید نے اپنا باقاعدہ مطالعہ نہ چھوڑا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ نمائش کبھی نہیں گئے وہ نمائش ہر روز جایا کرتے تھے اور دو ایک عمدہ فلم بھی انہوں نے دیکھے گو انہیں "ڈراما" سے بہت ذوق نہ تھا اور وہ خود بھی نہایت اچھا ایکٹ کرتے تھے لیکن یہ کبھی نیند خراب کرنے والے اور اخلاق بگاڑنے تھیٹر میں نہ گئے۔

مارچ

حمید

مارچ کے شروع میں آپ کو کتابوں پر رحم آیا اور آپنے ان کو پڑھنا شروع کیا کیونکہ اب امتحان کے لئے تیاری کی چھٹی ہو گئی تھی اس لئے آپ سارے دن بستر پر اوندھے پڑے کتاب کو انکے نوٹ کی مدد سے ہضم کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ سمجھ میں تو انکی کچھ آتا نہیں تھا البتہ طوطے کی طرح رٹ لیا کرتے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب یہ کمرے میں آئے تھے۔ اس زمانہ میں یہ شب و روز کم سے کم ۱۸ گھنٹے پڑھا (بلکہ رٹا) کرتے تھے۔

وحید

فروری کے اخیر تک وحید صاحب نے اپنی تمام کتابیں ختم کر دی تھیں اسلئے جب مارچ میں امتحان کے لئے چھٹی ہوئی تو انہوں نے پانچ گھنٹے روزانہ کے حساب سے ان کتابوں کو دہرانا شروع کیا۔ انہوں نے کبھی رٹنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہر کتاب کو وہ سمجھ کر پڑھتے تھے اور جو بات انکی سمجھ میں نہ آتی تھی وہ کسی سے پوچھنے میں عار نہ سمجھتے تھے۔ مارچ کے اخیر تک انہوں نے اپنے تمام کورس دہرائے اور امتحان کے لئے بالکل تیار ہو گئے۔

اپریل

حمید

اپریل اپنے ساتھ خوشی اور غم لیکر آیا۔ خوشی ان لڑکوں کیلئے جو وحید کیطرح امتحان کے لئے تیار تھے اور رنج ان کے لئے جو حمید کیطرح سے تیار نہ تھے اور فیل ہونے کا اندیشہ تھا۔ اب حمید صاحب نے دن رات پڑھنا شروع کر دیا اور امتحان کے زمانہ میں اتنا پڑھا کہ لوگوں نے انکا نام "رٹو طوطا" رکھ دیا۔ امتحان کے پرچے ختم ہوئے اور حمید بیساختہ گھر چلے گئے۔

وحید

انہوں نے اپریل میں دو تین دن تھوڑا تھوڑا پڑھا اس کے بعد دماغ کو آرام دینے کے لئے پڑھنا بالکل ترک کر دیا اور کتابیں بند کر دیں۔ انہوں نے پرچے سب اچھے کئے لیکن ہر ایک سے اپنی تعریف کرتے نہیں پھرا کرتے تھے۔ امتحان سے فارغ ہو کر اپنے وطن چلے گئے۔

امتحان کا جب نتیجہ نکلا ہے میں اسی شام کو وکٹوریہ گیٹ گیا۔ نتیجہ سنایا جا چکا تھا اور بورڈ پر لگا دیا گیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وحید نہ صرف فرسٹ ڈویژن میں آئے ہیں بلکہ تمام یونیورسٹی میں اول ہیں اور حمید صاحب تھرڈ ڈویژن میں پاس ہو گئے۔

میں نے اسی وقت دونوں کو مبارکباد کے تار دئے اور اپنے دل میں عہد کر لیا کہ میں بھی وحید کے نقش قدم پر چلکر اپنی پڑھائی کی طرف باقاعدہ توجہ کروں گا۔ اور میں آپ لوگوں کو بھی صلاح دیتا ہوں کہ آپ بھی حمید کی طرح باقاعدہ پڑھائی نہ کرنے کا نقصان نہ اٹھائیں بلکہ وحید کی طرح باقاعدہ مطالعہ کریں تاکہ آپ کا وقت اور روپیہ ضائع نہ ہو۔

(احمد عباس درجہ دہم
انٹرمیڈیٹ کالج۔ علیگڈھ)

فقیر نے اس آدمی کو یوں ہی روتا چھوڑ کر دربارِ شاہی کا رخ کیا۔ وہاں پہنچ کر وہ تخت کے قریب گیا اور اپنے فقیرانہ کپڑوں کو اتار، زریں لباس میں اہلِ دربار کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ اہلِ دربار کی حیرت و خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب انھوں نے اپنے سابق بادشاہ کو اپنے سامنے کھڑا ہوا پایا!

بادشاہ نے پھر سب کی طرف خطاب کرکے کہا "اے اہلِ دربار میں تمھارا بادشاہ ہوں۔ مگر آج اپنے تمام اختیارات اور تاج و تخت کا وارث اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو بناتا ہوں۔" اس کے بعد اس نے اپنے بیٹے سے کہا "میرے لختِ جگر۔ آ میں تجھے سینے سے لگالوں۔ تجھ ہی کو میری سب سے بڑھ کر اور سب سے سچی محبت تھی کہ تو نے میرے کام سے الفت رکھی۔"

(ماخوذ)

دسواں انعامی معمّہ

۱۔ اس معمہ کا جواب ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء تک وصول ہو جانا چاہیے۔

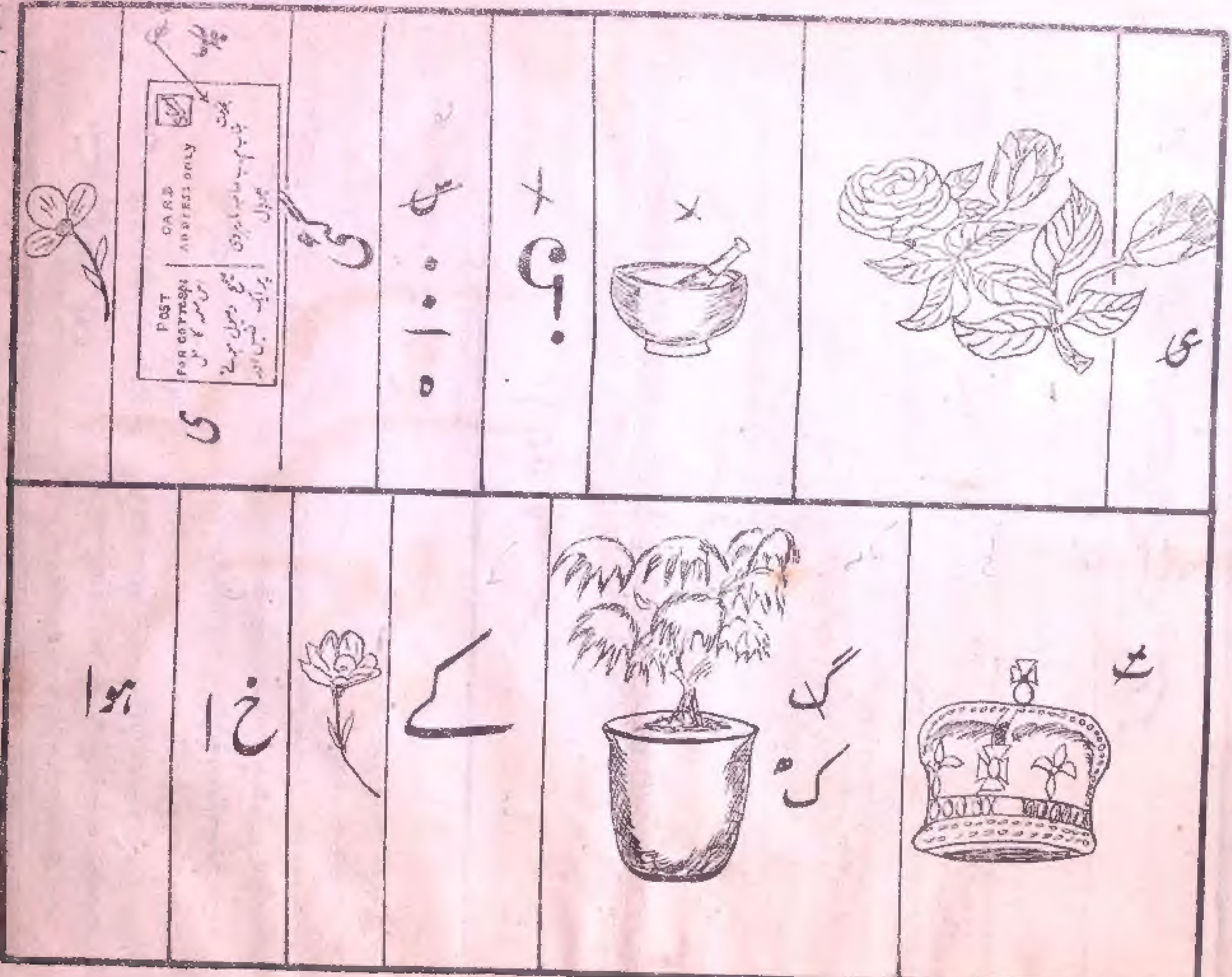
۲۔ جوابات بنام:

م۔ ب۔ صاحبہ ممتاز مارہروی
اہلیہ محمد فصیح الدین زبیری
معرفت جناب منشی نعمت الٰہی صاحب تحصیلدار
ایچھاور۔ ریاست بھوپال

ارسال کیے جائیں۔

۳۔ دو انعام ایک قیمتی تین روپیہ اور دوسرا قیمتی دو روپیہ دیا جائے گا۔

۴۔ فیصلہ حسبِ قاعدہ بذریعہ قرعہ اندازی ہوگا۔


POST
CARD
ADDRESS ONLY